REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۱۷

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین :- جاوید اقبال اختر ، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۱۸ ر جمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ — ۲۷ ر شہادت ۱۳۵۷ ہش — ۲۷ ر اپریل ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ ر شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۵ ر اپریل ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی ، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لیے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں ۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان تاحال سفر پر ہیں ۔ کلکتہ کانفرنس کے بعد مورخہ ۲۳ ر اپریل ۷۸ء کو بذریعہ طیارہ حیدرآباد تشریف لے گئے ۔ احباب دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر وحضر میں حافظ وناصر رہے اور بخریت واپس لائے ۔ آمین

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں ۔ الحمدُ للہ ؛

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا سہ روزہ اٹھائیسواں (۲۸) جلسہ سالانہ

ملک بھر کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر پبلسٹی

تین ہزار سے زائد احمدی احباب کا ولولہ انگیز اجتماع، دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا رُوحانی ماحول

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی قریشی سعید احمد صاحب اطہر شاہد مبلغ نائیجیریا

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ اس سال مورخہ ۲۴ ۲/۱۲/۷۷ تا ۲۶ ۲/۱۲/۷۷ لیگوس میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا ۔ حاضری اِس سال خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ رہی ۔ مُلک بھر کے شہروں اور دُور دراز علاقوں سے احمدی احباب وفود کی صورت میں خدا اور اس کے رسُول صلعم کی محبت سے لبریز دلوں کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مقامِ اجتماع میں جمع ہوتے رہے ۔ مُلک کے اخبارات ۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن نے جلسہ کے انعقاد اور اس کی کارروائی کے بارے میں متعدد بار تفصیل سے اشاعت کی ۔ گھانا ۔ ریپبلک آف بینن (Benin) اور ری پبلک آف نائیجیریا کے وفود نے جلسہ میں شرکت کی ۔ اسی طرح تین ہزار سے زائد شمعِ محمدیؐ کے پروانوں کا یہ رُوح پرور اجتماع دِلوں میں ایمان کی تر و تازگی اور رُوحانیت کو جِلا بخشنے کا موجب بنا ۔ جلسہ گاہ کو سادگی اور خوبصورتی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا ۔ مہمانوں کے قیام کے لیے مرکزی جلسہ سالانہ ربوہ کی طرح مختلف جماعتوں کے لیے الگ الگ کمرے الاٹ کر دیئے گئے تھے ۔ طعام کے انتظام کے لئے بھی جماعتوں کو چار سیکٹروں میں تقسیم کر کے چار لنگر بنائے گئے ۔ جن سے ہر وقت عمدہ کھانا ملتا رہا ۔ اور کسی قسم کی دِقّت پیش نہیں آئی ۔ اِن لنگر خانوں کو کامیابی سے چلانے اور بروقت کھانا تیار کرنے کا زیادہ تر سہرا جماعت کی مخلص ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سر ہے ۔ جنہوں نے دِن رات محنت کر کے اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری کو احسن رنگ میں سرانجام دیا ۔ اور کسی قسم کی دِقّت پیدا نہ ہونے دی ۔ کھانے کی تقسیم کا کام خُدّام اور انصار کے ذمّہ تھا ۔ رضاکار خدّام اور انصار نے بھی اپنی اپنی ڈیوٹی کو نہایت ہی محنت خوش اسلوبی اور بشاشت کے ساتھ سرانجام دیا ۔ یہ جلسہ مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج - SURU LERE لیگوس میں منعقد ہوا ۔

پہلا دِن

مورخہ ۲۴ ۲/۱۲/۷۷ بروز ہفتہ صبح سوا نو بجے زیرِ صدارت جسٹس A.R. BAKARE تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا ۔ جو ہمارے مبلغ سیّد عزیز احمد شاہ صاحب نے کی ۔ اس کے بعد نائیجیریا کا قومی پرچم اور لوائے احمدیت لہرایا گیا ۔ اور مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا اور جسٹس بکارے نے معززین جماعت کے ساتھ گارڈ آف آنر پیش کیا گیا ۔ ازاں بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ پڑھا گیا ۔ اور مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے افتتاحی تقریر اور دُعا سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وکیل التبشیر صاحب کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سُنائے ۔ ان میں احباب کو اِس رُوحانی اجتماع سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی تلقین کے ساتھ اس امر کی طرف خصوصی توجّہ دلائی گئی تھی کہ جماعت میں سلسلہ خلافت ایک عظیم نعمت ہے ۔ خلفاءِ احمدیہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہیں ۔ اور اب تجدیدِ دین کا کام ان کے ذریعہ احسن رنگ میں جاری و ساری رہے گا ۔

—— (باقی دیکھئے صنا پر) ——

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۷ ر اپریل ۱۹۷۸ء

ربوہ ۷ ر شہادت (اپریل)۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی ۔ نماز سے قبل حضورؒ نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطانی خواہشات سے بچیں ۔ اور ان راہوں کو اختیار کریں جو خدا تعالیٰ کی رضا تک پہنچانے والی ہوں ۔ حضور نے فرمایا شیطانی طاقتیں انسان کا امتحان لیتی ہیں اور رُوحانی ترقیات کے حصُول کو ممکن بنا دینے کے لئے پیدا کی گئی ہیں ۔ جب انسان اپنے ارادے اور اپنی مرضی سے شیطانی راہوں کو ترک کر کے خُدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کو اختیار کرتا ہے تو پھر اُسے تزکیہٗ نفس حاصِل ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔ فحشاء کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو تجاوز کرنے کے فرمائے ہیں ۔ ان حدود کو تجاوز کرنے کا تصور یہ ہے کہ وہ افعال ہوتے تو انسانی فطرت کے مطابق ہیں ۔ لیکن انہیں ایسے رنگ میں اختیار کیا جاتا ہے کہ وُہ خدا تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں کو اُن کاموں سے بھی بچنا چاہیئے جو انسانی فطرت اور عقلِ سلیم کے خلاف ہیں ۔ اور اُن سے بھی بچنا چاہیئے جو فطرت کے تقاضوں کے مطابق تو ہوتے ہیں ۔ لیکن

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۲۷ شہادت ۱۳۵۷ ہش

مسیح موعودؑ کی تائید میں فرشتوں کا نزول

جماعت احمدیہ کی باقاعدہ ابتداء مارچ ۱۸۸۹ء میں ہوئی جبکہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بمقام لدھیانہ پہلی بیعت لی۔ اس وقت حضورؑ کا دعویٰ صرف مجدد ہونے کا تھا۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اسلام کی چودھویں صدی کے سر پر دین کی خدمت اور اسلام کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ لیکن ایک سال بعد ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں عیسائی اور مسلمان دونوں آسمان پر زندہ خیال کر رہے ہیں، اور آخری زمانہ میں اُن کی دوسری آمد کے منتظر ہیں، دراصل وفات پا چکے ہیں۔ اور اُن کے آسمان پر جانے اور آج تک زندہ چلے آنے کا خیال بالکل غلط اور خلافِ واقعہ ہے۔ اور یہ کہ اُن کی دُوسری آمد کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پُورا ہونا تھا۔ اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ مثیلِ مسیحؑ خود آپ ہی ہیں۔

اِس انکشافِ حقیقت کے نتیجہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں بہت بڑا ہیجان پیدا ہوا۔ کیونکہ دونوں ہی صدیوں سے ایسے عقیدے بنا بیٹھے تھے جن کی نہ کوئی اصلیت تھی اور نہ ہی حقیقت پر مبنی تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے اپنے اس دعویٰ کو ۱۸۹۱ء کے شروع میں مختلف رسالوں اور اشتہاروں کے ذریعہ با دلائل پیش کرنا شروع کیا۔ ایسے لٹریچر کے ذریعہ حضورؑ نے یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہرگز آسمان پر اُٹھائے نہیں گئے۔ بلکہ واقعۂ صلیب کے بعد وہ بیہوشی کی حالت میں صلیب سے اُتار لئے گئے۔ انہوں نے ۱۲۰ سال کی لمبی عمر پاکر طبعی موت سے وفات پائی۔ نہ تو وہ صلیب پر فوت ہوکر لعنتی موت مرے اور نہ ہی وہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق عیسائی دُنیا کے گناہوں کا کفّارہ ٹھہرے۔ یہ ایک تاریخی بات تھی جس کے بپایۂ ثبوت پہنچ جانے کے بعد صلیبی مذہب کا سارا تار و پود بکھر جانا یقینی تھا۔ جس کو دوسرے لفظوں میں ہم کسرِ صلیب سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں کیونکہ رائج الوقت مسیحی مذہب کی بُنیاد ہی صلیبی عقیدہ پر قائم ہے۔ جب اس کی حقیقت ہی کچھ اور ثابت ہوگئی اور صلیب پر حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات ہی ثابت نہ ہوسکی تو صلیبی مذہب کی عمارت بھی خود بخود گر گئی۔ اور ساتھ ہی اسلام کی سربلندی اور برتری بھی عیاں ہوگئی۔

اِسی پس منظر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے اپنے عظیم الشان دعوے کو ۱۸۹۱ء میں ایک مختصر مگر نہایت ہی جامع رسالہ "فتحِ اسلام" میں واضح کیا۔ اور اعلان کیا کہ اسلامی بشارتوں کے تحت ہی مثیلِ مسیح کے رنگ میں آپ کی بعثت ہوئی۔ اور اب آپؑ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ ہوگی۔

اسلام کے دورِ تنزّل کے بعد مسیح موعود و مہدئ معہود کے ذریعہ اسلام کی رُوحانی سربلندی اور عرُوج کے سامان ہوں گے۔ دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم کیسے برپا ہوگا۔ اس بارہ میں حضورؑ نے اسی رسالہ میں قرآنی آیات کی روشنی میں بالوضاحت یہ بات بیان کی کہ یہ سب کچھ کسی طرح کے زور اور جبر سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کے نتیجہ میں مسیح موعود کی تائید میں نازل ہونے والے فرشتوں کے ذریعہ ہوگا جو دلوں کو اِس عظیم اور غیرمعمولی انقلاب کے لئے تیار کرتے چلے جائیں گے۔ اور اُن کی تائید ہی سے ایسے حالات پیدا ہوتے چلے جائیں گے جو مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو عالمگیر سطح پر پُورا کرنے کا ذریعہ ثابت ہوں گے۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا :-

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچّائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دِلوں میں نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآنِ شریف سے معلوم کرچکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ دِلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا۔ تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

(فتحِ اسلام صفحہ ۲۰ حاشیہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس تحریر اور متحدیانہ اعلان پر آج $\frac{۸۸}{۸۹}$ برس گزرتے ہیں۔ اِس عرصہ میں فی الواقع دُنیا کے اندر زبردست انقلاب برپا ہوچکا۔ جس نے ایک طرف صلیبی مذہب کے کھوکھلے پن کو ظاہر کر دیا اور دوسری طرف ایک دُنیا کی توجہ کو اسلام کی طرف ایسا منعطف کر دیا کہ لاکھوں لاکھ نفوس خود عیسائیوں میں سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوچکے ہیں۔ اُن کو دائرۂ اسلام میں لانے اور پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جھکانے کے سلسلہ میں احمدی مبلّغین کی برس ہا برس کی شبانہ روز تبلیغی مساعی کا بہت بڑا دخل ہے۔ جن کی کامیابی میں قدم قدم پر فرشتوں کا نزول ہوا۔ احمدیت کے ذریعہ اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت تو ایک مُسلّم حقیقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے کہ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۷۸ء کے درمیانی عرصہ میں خود یورپ اور امریکہ کے محققین کے ذریعہ ایسی باتیں منصّۂ شہود پر آرہی ہیں جن سے صلیبی مذہب کے بُنیادی عقائد و نظریات پر زبردست زد پڑتی اور ان کا کھوکھلا پن ظاہر ہورہا ہے۔ خود مسیحی لوگوں کے ہم مشرب آزاد خیال محققین نے سالہا سال کی ریسرچ کے نتیجہ میں ایسی کتابیں لکھی ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ جن میں بعض نے خود بائیبل اور انجیل کے بیانات کا محققانہ تجزیہ کیا ہے۔ انہیں میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے الوہیتِ مسیحؑ کے نازک اور مسیحیت کے بنیادی عقیدہ سے متعلق مضمون کو اپنی تحقیق کا موضوع بناکر ثابت کیا کہ مسیح علیہ السّلام محض ایک انسان تھے۔ نہ انہوں نے الوہیت کا دعویٰ کیا اور نہ ہی وُہ مافوق الفطرت معجزہ نما ہستی تھے۔

اِسی طرح واقعۂ صلیب کے بعد جس بڑی چادر میں حضرت مسیحؑ کو لپیٹا گیا اور جو اٹلی کے ٹورین مقام میں اب تک محفوظ ہے۔ اس پر بھی انقلاب انگیز ریسرچ ہو رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ۱۶، ۱۷ ستمبر کو لندن میں ایک کانفرنس ہوئی، جس میں اس دو ہزار سال پُرانی چادر (مقدس کفن) پر تحقیقاتی مقالے پڑھے گئے۔ اور اسی سال ماہ مئی میں اس کفن کی نمائش اور مزید تحقیق پر مشتمل ایک کانگرس بھی ہو رہی ہے۔ اسی کی مناسبت سے ماہ جون میں جماعتِ احمدیہ لنڈن کی طرف سے حضرت مسیحؑ کے صلیب سے بچ جانے پر ایک بین الاقوامی کانفرنس وسیع پیمانے پر منعقد کئے جانے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اِس طرح اگلے دو ماہ مسیحیت کی نسبت بحث و مباحثہ کے لحاظ سے بڑے ہنگامہ آرا ہوں گے۔

یہ سب باتیں اِس امر کا زبردست ثبوت ہیں کہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آج سے $\frac{۸۸}{۸۹}$ برس پہلے جو متحدیانہ طریق پر فرمایا تھا کہ "وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔" نہ صرف یہ بلکہ اس بات کو بھی تحدّی کے طور پر شائع کر دیا کہ ــــ "اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دُنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دِلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا ـــــ!؟"

اب حالات سب کے سامنے ہیں۔ بیسیوں نئی تصنیفات اور متعدد تحقیقی مضامین پریس میں آچکے ہیں۔ اور اس طرح کی کئی کانفرنسیں خود محققین کی طرف سے منعقد ہونے لگی ہیں۔ جن کے ابتدائی انعقاد میں اُسی قادرِ مطلق خدا کی حکمت کا زبردست ہاتھ کام کرتا واضح طور پر نظر آتا ہے۔ جس کی حکمت اپنی غیرمرئی مخلوق فرشتوں سے ایسے کام لیتی ہے۔ اور کیا فرشتوں کے اُترنے کی یہ نمایاں قسم کی تاثیریں کسی بھی خرد مند کی نظر سے اوجھل ہوسکتی ہیں؟ اور کیا واضح طور پر دِلوں میں اُن حقائق کی طرف معمول سے زیادہ جنبش نہیں ہورہی جن کا اوّلاً انکشاف مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ایک عرصہ پہلے فرمایا تھا ـــ!؟

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَاب !!

خطبہ جمعہ

اسلام نے ہمیں جس خدا کی معرفت عطا کی ہے وہ بڑی عظمت والی الحیّ القیوّم اور متصرّف بالارادہ ہستی ہے

جو شخص اس جہان میں خدا سے وصال چاہتا ہے وہ ایسے اعمال بجالائے جن میں شرک اور فساد کی ملونی نہ ہو !

ہماری زندگی میں یہ خصوصیت ہونی چاہیئے کہ ہم ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ر نبوّت ۱۳۵۶ ہش بمطابق ۴ر نومبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

پچھلے دو دن بیماری میں گذرے مجھے دانت کی تکلیف تھی چنانچہ بدھ کو دانتوں کے ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب نے ان کا معائنہ کیا اور انہیں ٹھیک کیا لیکن اس کے بعد بدھ کی دوپہر سے لے کر جمعرات کی صبح تک دانت میں شدید درد ہوئی اور ساری رات میں نے جاگ کر بڑی تکلیف میں گذاری۔ جمعرات

ملاقات کا دن

ہوتا ہے اس دن تکلیف تو کم ہو گئی تھی لیکن ضعف تھا مگر میں نے ملاقاتیں کیں اور صحت کا خیال نہیں رکھا اور اس کے بعد اتنا شدید ضعف ہوا کہ کل سے میں اس ضعف میں پڑا ہوں اس لئے اِس وقت اپنی صحت کے مطابق میں ایک مختصر سا خطبہ دوں گا۔

چونکہ آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے اور یہ جمعہ ، ہفتہ ، اتوار خدام کے دن ہیں اس لئے ان کو خصوصاً اور ساری جماعت کو جن تک میری آواز ایک آدھ دن میں پہنچ جائے عموماً میں چند ایک باتیں کہنا چاہتا ہوں کیونکہ کچھ باتوں کا تعلق ان دنوں سے ہے۔ میں ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے ہمیں جس اللہ کی معرفت عطا کی ہے وہ الحیّ القیوّم اور

متصرّف بالارادہ ہستی

ہے یعنی وہ اپنی ذات میں زندہ ہے اور ہر زندہ اس کے واسطہ سے اور اس کے حکم سے زندہ ہے اور وہ اپنی ذات میں قائم ہے اور اپنی مخلوق کا سہارا ہے اور ان کی جان ہے یہ ساری کائنات ، یہ UNIVERSE (یونیورس) یہ عالمین اللہ تعالےٰ کے سہارے سے قائم ہیں۔ اگر ایک لحظہ کے لئے بھی خدا تعالےٰ کا سہارا اس عالمین کو اس کائنات کو حاصل نہ رہے تو لازمی طور پر ہلاکت اس کا نتیجہ ہو گا اور کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل اور سمجھ اور روحانی فراست عطا کی ہے اور اسے آزادی بھی دی ہے۔ اسے یہ بھی کہا ہے کہ میرے ساتھ تعلق کے بغیر تم زندہ نہیں رہ سکتے اور میری قیوّمیت کے بغیر تم قائم نہیں رہ سکتے لیکن یہ بھی کہا کہ بعض باتوں میں تمہیں اجازت بھی دی جاتی ہے کہ چاہو تو میرے ساتھ تعلق پیدا کر کے اپنے قیام کا انتظام کرو اور چاہو تو مجھ سے جدا ہو کر اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کرو۔ اخلاقی میدان میں اور

روحانی میدان میں

اور جسمانی میدان میں بھی ایک حد تک اسے آزادی دی ہے مثلاً خودکشی کا تصوّر جسم کو ہلاک کر دینے کا تصوّر صرف انسان کے ساتھ وابستہ ہے دوسرے جاندار خودکشی نہیں کرتے یعنی اپنے ارادے سے اپنے مرنے کا فیصلہ نہیں کرتے یہ نہیں کہتے کہ اب ہم اپنے آپ کو مار دیتے ہیں۔ صرف انسان کو یہ اجازت دی گئی ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ جہاں تک اس کی جسمانی زندگی کا سوال ہے ایک حد تک اس کو آزادی دی گئی ہے لیکن جہاں تک اس کی روح کی بقا کا سوال ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت باقی رہے گی۔ لیکن قابل فکر بات یہ ہے کہ وہ دوزخ میں کچھ عرصہ گذار کر یا شروع سے ہی خدا کی جنتوں میں داخل ہو کر باقی رہے گی۔

غرض خدا تعالےٰ اس کائنات کا قیوّم ہے اس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی اور ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اس کے سہارے کو ڈھونڈیں۔ فرمایا نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الحجر: ۵۰) لوگوں کو یہ بتا دو کہ میں غفور اور رحیم ہوں۔ اور دوسری جگہ فرمایا وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النحل آیت ۱۹) غفور اور رحیم جو دو صفات باری ہیں اس آیت میں ان کی تفسیر کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے تم پر نعمتوں کی انتہاء کر دی ہے۔ بے شمار نعمتیں ہیں جو تمہارے لئے پیدا کی ہیں لیکن جب تک تم خود ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرو گے ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اور تم اپنے زور سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تمہاری کوششیں اور تمہاری تدبیریں بے نتیجہ ہیں جب تک

خدا تعالےٰ کی معرفت

اور اس کی رحیمیت تمہارے شامل حال نہ ہو اور تمہاری تدبیر کی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو اس کی مغفرت کی چادر ڈھانپ نہ لے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہاری کوششوں کا نتیجہ نہ نکالے۔ یہی اعلان پہلی آیت میں ہے کہ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ لوگوں کو بتا دو کہ غفور اور رحیم میں ہی ہوں اور جس دائرہ کے اندر تم صاحب اختیار ہو اگر اس دائرہ میں تم اپنی فلاح اور بہبود چاہتے ہو، اگر اس دائرہ میں تم خدا تعالےٰ کی رحمتوں سے حصّہ لینا چاہتے ہو، اس کی رضا پانا چاہتے ہو اور اس کی جنتوں میں داخل ہونا چاہتے ہو تو غفور اور رحیم خدا سے تعلق پیدا کرو اور ان صفات کا واسطہ دے کر اس سے دعائیں کرو کیونکہ اس کے بغیر انسان کی کوشش بے نتیجہ رہ جاتی ہے اور بے ثمر ہو جاتی ہے یہ جو میں نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور اس کی مغفرت سے مدد حاصل کرو۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان آیت ۷۸)

کہ اگر تم دعا کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی مغفرت اور رحیمیت اور خدا تعالےٰ کی دوسری صفات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرو گے تو پھر خدا تعالےٰ تمہاری کیا پرواہ کرے گا۔ دعا ہی ہے جو خدا تعالےٰ کی رحمتوں کو جذب کرتی ہے۔ اگر تم بندہ ہونے کے باوجود اس سے دعا نہیں کرو گے اور اس کی پرواہ نہیں کرو گے تو وہ تو غنی اور حمید ہے وہ غنی ہوتے ہوئے تمہاری کیا پرواہ کرے گا اس کو تو تمہاری حاجت نہیں تمہیں اس کی احتیاج ہے۔

خدام الاحمدیہ کا جو اجتماع آج سے شروع ہو رہا ہے یہ غالباً تین سال کے وقفہ کے بعد

چوتھے سال کا اجتماع

ہے۔ تین سال تک حکومت وقت کی طرف سے خدام الاحمدیہ کو اجتماع کرنے کی اجازت نہیں ملتی رہی اس لئے اس چوتھے سال میں مجلس انتظامیہ یا حکومت نے ہمیں اجتماع کرنے کی اجازت دی ہے ہم ان کے ممنون ہیں اور شکر گذار ہیں کہ انہوں نے خدام احمدیت کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی اجازت دی۔ اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہمیشہ ہی صحیح معنی میں نیکیاں کرنے کی توفیق دیتا رہے تاکہ وہ حسین معاشرہ جو اسلام ساری دنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہے ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو جائے۔ اس اجتماع کو میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کا اجتماع قرار دیتا ہوں۔ اور آپ کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ اس اجتماع کے دوران آپ اللہ تعالےٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں اور زیادہ سے زیادہ اس کے حضور عاجزی اور تضرع کے ساتھ جھکیں اور اس کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کریں۔ بعض ظاہری چیزیں اس اجتماع میں نہیں ہوں گی۔ صرف اس اجتماع کے لئے یہ ہدایت ہے۔ ایک تو جھنڈے کا معاملہ ہے ویسے بھی یہ قانوناً مشتبہ تھا کہ جھنڈا لہرایا جائے یا نہ لہرایا جائے تو میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ جھنڈا نہ لہراؤ۔ اجتماع پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پھر خدام کا اپنی عمر کے لحاظ سے یہ

جسمانی طاقت کا زمانہ

اور جوش کا زمانہ ہوتا ہے اور وہ اس میں نعرے بھی خوب لگاتے ہیں لیکن میں یہ ہدایت کرتا ہوں کہ اس اجتماع میں کوئی نعرہ نہیں لگایا جائے گا بلکہ خاموشی کے ساتھ تقاریر سنیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔

تقریر سنتے ہوئے ذکر الٰہی کرنا مشکل نہیں۔ غیر ممکن نہیں بلکہ ممکن ہے اور آسان ہے کیونکہ جب آپ کے کان نیکی کی باتیں اور اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کی تشریح اور تفسیر سن رہے ہوں گے اگر اس وقت آپ کی زبان سُبحَانَ اللّٰہِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکبَرُ کا ورد کرتی رہے یا ہمارے محبوب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی رہے تو اس سے آپ کے سماع پہ تقریر کے سننے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تھوڑی سی عادت ڈالنی پڑے گی۔ بہتوں کو عادت ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ بھی میں نے دیکھے ہیں اور میرے علم میں ہیں کہ جو ہر وقت ہی ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے ذکر الٰہی کرتے رہتے ہیں۔ سوتے ہوئے اس لئے کہ وہ آخری لمحہ جو

بیداری اور نیند کے درمیان

کا ہوتا ہے اگر اس وقت تک کوئی خدا تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے نیند کے لمحات بھی اسی ذکر میں شمار ہو جاتے ہیں کیونکہ جو اس نے چھوڑا وہ نیند سے نہیں چھوڑا بلکہ مجبوراً چھوڑا جب اسے نیند آگئی تو اس کی زبان ذکر الٰہی سے خاموش ہو گئی لیکن اس کی روح کی آواز تو ذکر الٰہی کر رہی ہے۔ اس کے جسم اور روح نے مل کر جو کام شروع کیا تھا اس کی روح نے اسے جاری رکھا ہے اور اس کی روح کی آواز بہر حال ذکر الٰہی کر رہی ہے۔

دو ہدایتیں دینے کے بعد میں پھر پہلے مضمون کو دہراتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ بڑی عظیم ہستی ہے اور وہ متصرف بالارادہ ہے۔ اتنی بڑی کائنات ہے اس کا ایک چھوٹا سا حصہ لے لیں مثلاً درخت ہیں۔ درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔ بعض درختوں کے تو سال میں ایک دفعہ ایک وقت میں جھڑ جاتے ہیں بعض کے خزاں میں بعض کے بہار میں اور بعض کے سارا سال جھڑتے رہتے ہیں۔ اور سال کے دوران پرانے پتے جھڑ کر نئے پتے نکل آتے ہیں۔ ربوہ میں جو درخت اُگے ہوئے ہیں آپ ان کے پتوں کا بھی شمار نہیں کر سکتے گنتی کرنے لگیں تو آپ کو مصیبت پڑ جائے اور جو اس کائنات میں درخت اُگے ہوئے ہیں، میں زمین نہیں کہہ رہا، اس کائنات میں جو درخت اُگے ہوئے ہیں ان کے پتوں کا شمار کیسے ہوسکتا ہے۔ لیکن

خدا تعالےٰ کہتا ہے

کہ میں وہ عظیم ہستی ہوں کہ کوئی پتہ اپنے درخت سے نہیں گرتا جب تک وہ میرے علم میں اور میرے حکم سے نہ ہو۔ پس بڑی عظیم ذات ہے خدا تعالیٰ کی جس سے ساتھ اسلام نے ہمارا تعارف کروایا ہے۔ اگر ہم اس کی تھوڑی سی معرفت بھی رکھتے ہوں تو ہم ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو نہ بھولیں کہ وہ ہی وہ ہے۔ مولا بس۔ باقی ہر چیز ہیچ ہے ہمارے اپنے نفسوں سمیت۔ پس اگر ہم نے کچھ حاصل کرنا ہے تو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور خدا تعالےٰ کے احکام کی اتباع کریں اور اس کے حکموں کو مان کر۔ جن چیزوں کو وہ کہتا ہے نہ کرو ان کو چھوڑ کر اور جن کو وہ کہتا ہے کرو ان میں اس کی اطاعت بجا لاکر ہم کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (الکہف آیت ۱۱۱) پس جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اور اسی زندگی میں

خدا تعالیٰ کا وصال

اسے حاصل ہو جائے تو وہ ایسے اعمال بجا لائے جن میں فساد کا کوئی شائبہ نہ ہو فساد کی کوئی ملونی ان کے اندر نہ ہو (یہ عَمَلًا صَالِحًا کے معنے ہیں) اور اس کے اعمال میں شرک کا کوئی حصہ نہ ہو۔ شرک صرف بُت پرستی کا شرک ہی تو نہیں بلکہ انسان کے صحن سینہ میں ہزار بُت بعض دفعہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اپنے نفس کو ان بتوں سے بچانا اور اپنے سینہ کو ان بتوں سے پاک کرنا اور اپنے خیالات کو شرک سے پاک رکھنا، اپنے اعمال کو شرک سے پاک کرنا، اپنے ماحول کو شرک سے پاک کرنا، اپنی دنیا کو شرک سے پاک کرنا اور ہر لحاظ سے لَا یُشْرِكْ پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر ایسا ہو تو پھر

اس دنیا میں بھی

اللہ تعالےٰ کی لقاء انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

اگرچہ ہمارے بچوں کی عمریں چھوٹی ہیں، اطفال بھی جو یہاں آئے ہوئے ہیں اور وہ تو زیادہ گہرائیوں میں پہنچ بھی نہیں سکتے لیکن جہاں تک اور جس گہرائی تک ان کا ذہن نہیں پہنچ سکتا ان حقائق کو ان کی زبان تو ادا کر سکتی ہے۔ قرآن کریم نے جو تعلیم ہمیں دی ہے اور اس کی جو تفسیر

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے کی ہے اس میں تو ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جس وقت زندگی اس دنیوی شکل میں شروع ہوتی ہے یعنی پیدائش کے وقت، اس وقت سے ہی خدا تعالےٰ کا نام بچے کے کان میں پڑنا چاہیئے۔ بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہ ایک بلاوجہ رسم ہے جس کا کوئی اثر نہیں لیکن اب پچھلے چند سال کے اندر یہ تحقیق ہوئی ہے کہ بچے کے کان میں پیدائش کے پہلے دن، اپنی عمر کے پہلے دن جو آوازیں پڑتی ہیں وہ اس کی طبیعت پر اور اس کی Personality (پرسنیلٹی) پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے اور احادیث نے جو عظیم علم ہمیں عطا کیے تھے ان کی تائید خود انسان بھی اپنی تحقیق کے ذریعے کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ تحقیق کی ہے ٹھیک ہے تم نے بھی تحقیق کی ہے لیکن ہمیں تو بتانے والے نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے بہت پہلے یہ باتیں بتادی تھیں۔ یہ درست ہے کہ اطفال کا دماغ ان گہرائیوں میں نہیں جا سکتا جس کو ہم

اللہ تعالےٰ کی صفات کی معرفت

کہتے ہیں۔ آٹھ سال، نو سال، دس سال کے بچے بھی ہیں لیکن آٹھ، نو، دس سال کا بچہ زبان سے خدا تعالےٰ کا ذکر تو کر سکتا ہے۔ وہ سُبحَانَ اللّٰہِ تو کہہ سکتا ہے، وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کہہ سکتا ہے۔ میرا ایک

ہوتا ہے لقمان سلمہ اللہ تعالےٰ کا۔ اگر وہ لو سے دو سال کا ہے ہم اس کو سکھاتے رہتے ہیں اور وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ۔ سُبْحَانَ اللّٰہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے لگ گیا ہے اور اس کی عمر ہونے دو سال ہے۔ یہ درست ہے کہ اس کو نہیں پتہ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں لیکن آج نہیں پتہ کل اس کو پتہ لگ جائے گا اور وہ سوچے گا کہ مجھ پر کتنا احسان کیا گیا احسان کرنے والے نے کہ ابھی مجھے سمجھ بھی نہیں تھی اور اس رستے کی نشاندہی کر دی تھی جس رستے پر چل کر انسان خداتعالےٰ کی رحمتوں کو حاصل کرتا ہے۔ اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ جن علاقوں میں یا جن گھرانوں میں بے احتیاطی سے بچوں کو گالیاں دینے کی عادت پڑ جاتی ہے ان کو گالیوں سے منع کریں۔ بچہ بعض دفعہ ایک گندی سی گالی دیدیتا ہے اور اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے معنے کیا ہیں لیکن صرف اس وجہ سے تو

ماں باپ کی براءت نہیں ہو جاتی

کہ بچے نے گندی گالی دی مگر اس کو پتہ نہیں۔ اس کو آج نہیں پتہ، کل تو پتہ لگ جائے گا۔ اور پھر گندی گالی دینے کی عادت تو پڑ جائے گی۔ ایسی عادتیں نہیں ڈالنی چاہئیں اور جو اچھی باتیں ہیں ان کی عادت ڈالنی چاہیئے خداتعالےٰ کا نام، "اللہ" بچے کی زبان پر آجائے۔ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگ جائے، وہ اپنی توتلی زبان میں کہے گا اور کئی تو بڑی عمر میں بھی توتلی زبان استعمال کرتے رہے۔ حضرت بلالؓ اسھد ان لا الٰہ الّا اللہ کہتے تھے۔ وہ "ش" نہیں بول سکتے تھے۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے خداتعالےٰ کا نام تو ان کی زبان پر آگیا۔

پس اطفال گھرانوں میں جائیں بغیر ذکرِ الٰہی کر سکتے ہیں بشرطیکہ خدام الاحمدیہ اور

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم

اس کی یاددہانی کراتی رہے اور اس کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ جب جلسہ ہو رہا ہو تو ہر تقریر کے بعد میری یہ ہدایت بطور یاددہانی بتا دی جائے کہ ہمارا یہ اجتماع ذکرِ الٰہی اور خداتعالےٰ سے دعائیں کرنے کی خصوصیت رکھتا ہے، ہمیشہ ہی ہماری زندگی میں یہ خصوصیت ہونی چاہیئے لیکن اس اجتماع کی یہ خصوصیت ہے کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں اور خداتعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے جھکے رہیں۔

بہتوں کو دعا کا نہیں پتہ ہوتا کہ کیا دعائیں کریں۔ اس واسطے میں مختصر بتا دوں کہ دعا اپنے نفس سے شروع ہونی چاہیئے۔ آپ میں سے ہر ایک یہ دعا کرے کہ اے خدا تو مجھے اپنی رحمت سے نواز اور میرے اوپر اپنے فضل نازل کر اور مجھے توفیق دے کہ تو نے مجھے جو قوتیں عطا کی ہیں میں ان کی صحیح نشوونما کر کے تیری رضا کو حاصل کر سکوں۔ اور بدی سے مجھے ہمیشہ محفوظ رکھ اور مجھے تو ایسی طاقت دے کہ شیطان کبھی مجھ پر کامیاب حملہ نہ کر سکے اور مجھے تو

دُنیا کا خیر خواہ

بنا دے۔ کسی کو میرے ہاتھ یا میری زبان یا میرے جوارح سے تکلیف اور ایذا نہ پہنچے۔ ہر ایک کی خیرخواہی میرے دل میں ہو۔ دنیا میں امن کا ماحول پیدا کرنے کے لئے میری زندگی کے لمحات خرچ ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق انسان کے دل میں پیدا کرنے کی میں ہمیشہ کوشش کرتا رہوں اور وہ حسن اور وہ احسان جس کے جلوے میں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنی زندگی میں دیکھے ہیں وہ میں آگے دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہو جاؤں۔ خداتعالےٰ کی توحید کو قائم کرنے والا ہوں۔ شرک کی ملونی سے ہمیشہ بچتا رہوں۔ ظلم سے ہمیشہ بچا رہوں (شرک بھی ظلم عظیم ہے) غرض

اپنے لئے دُعائیں کرو

اور پھر اپنے خاندان کے لئے دعائیں کرو۔

پھر جماعت کے لئے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اس غرض کو پورا کرنے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی وہ اسے توفیق عطا کرے۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ توحید ساری دنیا میں پھیل جائے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق اور آپؐ کی محبت ہر انسان کے دل میں گاڑ دی جائے اور اسلامی تعلیم جو حسین معاشرہ دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے جس میں کسی پر ظلم تصوّر میں بھی نہیں آتا۔ اور وہ معاشرہ ساری دنیا میں قائم ہو جائے۔

پھر دعا کرو کہ ہمارے ملک میں بھی

امن اور آشتی

کے حالات پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ اور ایکدوسرے سے پیار پیدا ہو اور ہمارے ملک کو خداتعالےٰ طاقتور بنا دے۔ اور اسے استحکام عطا کرے۔ اور تو دنیا کے مظالم سے اسے محفوظ رکھے۔ اور دنیا پر احسان کرنے کی ہمارے ملک کو بھی توفیق عطا کرے اور دنیا کے فساد میں کبھی ہمارا ملک ملوّث نہ ہو بلکہ ہمیشہ صلاح اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے والا ہو۔ اور خداتعالےٰ کی رحمتیں ہمارے ملک پر حیثیت ملک بھی نازل ہوں۔

اس کے علاوہ جو آپ کے دماغ میں ہیں وہ اپنی زبان میں دعائیں کریں اور

کثرت سے ذکرِ الٰہی کریں

ہزاروں بار سُبْحَانَ اللّٰہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور خداتعالےٰ کی دوسری صفات کا ذکر کریں۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بلا مبالغہ محسنِ اعظم ہیں۔ اتنا احسان انسانیت پر نہ کسی اور نے کیا ہے۔ اور نہ ہمارے تصوّر میں آسکتا ہے۔ آپؐ ہر پہلو سے احسان کر گئے ہیں۔ پس آپؐ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیئے۔ ہم آپؐ کو کیا بدلہ دے سکتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہم پر احسان کئے ہیں ہم تو ان کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتے۔ لیکن ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ خداتعالےٰ سے دعا کریں کہ اے خدا ہم کمزور ہیں اور ہم بدلہ نہیں دے سکتے تُو ہماری طرف سے بدلہ دے۔ اور آپؐ کے مقام کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جا۔

خداتعالےٰ ہمیں اپنے مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور جو ہدایتیں دی جاتی ہیں خداتعالےٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور خداتعالیٰ ہمیں اپنی معرفت کی توفیق عطا کرے۔ یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کر سکیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہمیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بے انتہاء درود بھیجنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ وہ ہمیں صحیح مسلمان بنائے اور ایسا مسلمان جو اسلام کے

سارے احکام بجالانے والا

ہو اور ہمیں ہر ایک کی فلاح و بہبود کی سکیمیں سوچنے والا اور ان پر عمل کرنے والا بنا دے۔ اور دنیا کے دکھوں کو دُور کرنے کا ہمیں آلہ اور ذریعہ بنا دے اور دنیا میں کوئی دُکھ باقی نہ رہے۔ کوئی پریشانی باقی نہ رہے۔ سوائے اس پریشانی کے جو اللہ تعالےٰ بعض دفعہ اشخاص یا جماعتوں پر بطور امتحان کے ڈالتا ہے۔ وہ پریشانیاں تو انسان کی اور جماعتوں کی ترقیات کا ذریعہ ہیں۔ لیکن انسان انسان کے ہاتھ سے دکھ نہ اٹھائے بلکہ انسان انسان سے پیار کرنا سیکھ جائے۔ وہ پیار جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دلوں میں انسان کے لئے پیدا کیا ہے۔ آمین ؛

درخواست دُعا:۔ میری بھاوجہ (اہلیہ برادرم مکرم قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی کارکن نظارت خدمتِ درویشان ربوہ) کے دہنی طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ درویشانِ کرام اور جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی شفاءِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار: قریشی ممتاز احمد ہاشمی۔ کارکن نظارت امور عامہ قادیان)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے

"عالمی بے چینی کا حل 'مذہب'" کے عنوان سے ایک سیمینار!

رپورٹ مرسلہ : مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیرِ اہتمام شہر حیدرآباد کے مرکزی مقام پر واقع "گاندھی بھون" کے پرکاشم ہال میں جو ایک شاندار اسٹیج اور آرام دہ نشستوں سے مزین ہے، بعنوان "عالمی بے چینی کا حل - مذہب" ایک عظیم الشان سیمینار بتاریخ ۱۲ اپریل بوقت ۶ بجے شام منعقد کئے جانے کا اعلان مقامی اخبارات میں مسلسل دو تین دن کر دایا جاتا رہا۔ اردو میں ہینڈبل اور انگریزی میں رقعے بھی چھپوا کر تقسیم کئے جلسے کا انتظام کیا گیا تھا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت یہ سیمینار منعقد ہو رہا ہے جس کا افتتاح جناب گوپال راؤ ایکبوٹے صاحب سابق چیف جسٹس آندھرا پردیش ہائیکورٹ کے ہاتھوں عمل میں آئے گا۔

الحمد للہ! کہ احباب و خواتین کی حاضری اتنی اچھی رہی کہ ہال پُر ہو گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے سرانجام دیئے —— نماز مغرب کے معاً بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے خیر مقدمی خطاب فرمایا۔ بعدہٗ جناب گوپال راؤ ایکبوٹے صاحب نے اس سیمینار کا افتتاح فرمایا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں موصوف نے ایک مفکر کے حوالے سے بتایا کہ مذہب وہ ہے جو ہر ایک انسان کے دل میں پایا جاتا ہے۔ انسان کے اندر جو نیک جذبات ہیں ان کو ابھارنے کے طریقہ کا نام مذہب ہے۔ ہر مذہب کے بانی کی یہی کوشش رہی کہ انسانوں میں باہمی عداوت و منافرت کا قلع قمع کر کے اخوت و محبت کے جذبات کو پروان چڑھائیں۔ ہر مذہب میں وہی باتیں نظر آتی ہیں جن کو نیکی کہا جاتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ایسے سیمینار کے افتتاح کا موقعہ مجھے دیا گیا ہے جس کا مقصد باہمی ہمدردی اور امن اور شانتی کے احساسات کو بیدار کرنا ہے پس میں دلی مسرت کے ساتھ اس سیمینار کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اس مادی دور میں انسان نے مذہب سے دور ہو جانے کے نتیجہ میں اپنے پیدا کرنے والے کو بھلا دیا جس کی وجہ سے کئی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ آج دنیا میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اس کے پیچھے بھوک ہے، پیاس ہے، ننگ ہے، نفرت ہے، ایکدوسرے کو حقارت سے دیکھنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر انسان پختگی کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو جائے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے تو وہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور اپنے روزمرہ کے کاروبار کو انجام دیتے ہوئے بھی اُسی کے ذکر میں لگا رہے گا اور اس کی ساری مشکلات حل ہو کر دنیا میں امن و امان کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دی اور آپؐ کے کامل متبع اور زمانہ حاضر کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے بھی اسی امر پر زور دیا ہے کہ انسان اس یقین پر قائم ہو کہ اس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا قادر اور قیوم خدا ہے —— مذہب کی یہی بنیاد عالمی بے چینی حل کر دیتی ہے بشرطیکہ ہر شخص اپنے قول و فعل سے اپنے نمونہ سے اپنے پیار سے، اپنے ایثار و قربانی کے جذبہ سے مخلوقِ خدا کی محبت حاصل کرے کہ سب ایک ہی خدا، ایک ہی خالق کی مخلوق ہے تو بیگانگی دور ہو جائیگی۔ نفرت کی جگہ محبت لے لے گی اور صلح و آشتی کے لئے مذہب کی بنیاد پر دنیا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے گی۔

آخر میں صدر محترم نے فرمایا میری دلی تمنا اور [illegible] کائنات خدائے حضور یہی دعا ہے کہ وہ دن [illegible] جب ساری دنیا میں امن و شانتی، سکون و اطمینان قائم ہو جائے۔

صدارتی خطاب کے بعد تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی دو تقریریں (انگریزی) میں ہوئیں۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس نے اس امر پر زور دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب ہی کو صلح و امن کی بنیاد قرار دیا ہے لیکن مذہب سے دوری کے باعث مذہب ہی کے نام پر امن و آشتی کو برباد کیا جا رہا ہے۔

دوسری تقریر ڈی۔ ایچ۔ دلیسائی صاحب پرنسپل کھونسی کالج کی ہوئی۔ موصوف نے مذہبی اصولوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے احباب کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے اپنی تقریر میں بھگوت گیتا کے شلوک سنا کر تشریح کی کہ حضرت کرشن جی مہاراج نے بھی یہی فرمایا ہے جب کبھی دنیا میں ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے۔ برائی اور بے چینی ہر طرف پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں امن و شانتی قائم کرنے کے لئے اپنے مہاپرش بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے حالات بدامنی اور بے چینی اس امر کے متقاضی تھے کہ کوئی مہاپرش [illegible] امور کی اصلاح کرتا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس سے پہلے بھی بھارت ورش میں کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی مہاراج نے آسمانی تعلیم کے ذریعہ دنیا کی بے چینی دور کی اور انسان کا خدا کے ساتھ تعلق قائم کیا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سارے عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا آپؐ کی لائی ہوئی کامل و مکمل تعلیم اب قیامت تک کے لئے امن و شانتی، پیار و محبت کا پیغام ہے۔

چوتھی تقریر مکرم کے یم خانصاحب کی ہوئی موصوف نے مذہبی تعلیمات کی خوبیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا [illegible] میں انسان دو [illegible] مخلوق [illegible] ہو جاتا ہے بلکہ فرشتوں سے بھی آگے [illegible] سکتا ہے۔

پانچویں تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی تھی۔ موصوف نے بتایا کہ سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے نتیجہ میں ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، نائٹروجن بم وغیرہ نے جس طرح کی دہشت پھیلا رکھی ہے، امن و شانتی خواب و خیالی محسوس ہوتے ہیں۔ لوگ مذہب کی حقیقی روح سے دور جا پڑے ہیں۔ مذہب کے نام پر بے شمار لڑائیاں ہوئیں اور ہر طرف بے چینی ہی نظر آتی ہے مزدوروں کا طبقہ ہو یا طالب علموں کا یا اساتذہ کا ہر طبقہ میں ایک قسم کی بے چینی پائی جاتی ہے اور اس کا واحد حل مذہب کی اعلیٰ تعلیمات ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ آج عالمی بے چینی کو صرف وہی مذہب دور کر سکے گا جو مندرجہ ذیل خصوصیات سے مزین ہوگا۔

(۱) وہ مذہب عالمگیر ہو اور دنیا کے تمام انسانوں خواہ وہ کسی طبقہ، رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہوں، کے لئے یکساں قابلِ عمل ہو۔

(۲) جو خدا کی وحدانیت کا قائل ہو اور انسان کا اپنے خالقِ حقیقی سے کامیاب تعلق پیدا کرنے کے قابل ہو

(۳) اسکی تعلیمات میں ابتر اقدار زندگی کو برتر معیار زندگی میں بدلنے کی طاقت ہو اور بے چینی کو امن اور اطمینان سے بدلنے کے قابلِ عمل ذرائع اس میں موجود ہوں —— اور ایسا مذہب صرف مذہب اسلام ہے۔

چھٹی تقریر جناب سردار نانک سنگھ صاحب نشتر نے فرمائی۔ آپ نے بھی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرائی کو امن و شانتی کے حصول کا ضامن قرار دیا —— اس دوران سید محمد یوسف صاحب جیولرز شیوپر نے بھی اظہارِ خیال کی خواہش کی چنانچہ انہیں بھی موقع دیا گیا۔ موصوف نے بھی مذہبی احکام پر عمل کرنے پر زور دیا۔

ان تقاریر کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مقرر صاحبان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں اسٹیج سیکرٹری نے [illegible] مرزا وسیم احمد صاحب [illegible] اختتامی دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ بعد دعا یہ سیمینار قریباً دس بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور دنیا میں دینِ اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین ☆

درخواست ہائے دعا:— (۱) مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی آف سہارنپور کی ایک بچی بعمر تین سال طویل عرصہ سے شدید بیمار ہے (۲) مکرم شبیر احمد صاحب آف میرٹھ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں (۳) مکرم عبد الوحید صاحب امروہہ کے پیر کے انگوٹھے میں ایک عرصہ سے شدید درد ہے سبھوں کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (۴) مکرم مسعود احمد صاحب قمر نے میرٹھ میں ایک نئی دوکان کھولی ہے کاروبار میں وسعت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۵) مکرم دلشاد احمد صاحب ابن مکرم اسرار خان صاحب امروہہ کی بہتر ملازمت کیلئے (۶) اہلیہ صاحبہ مکرم سرفراز خانصاحب کی کامل شفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

جمشید پور اور موسی بنی مائینز (بہار) میں

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیشوایان مذاہب

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور بہار)

جمشید پور

جماعت احمدیہ جمشید پور کے زیر اہتمام مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۸ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ بڑے اچھے طریق سے جلسہ گاہ کو آراستہ کیا گیا تھا اور خوش آمدید کے گیٹ سے سجایا گیا تھا۔ حسب پروگرام مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اترپردیش کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز شام ۷ بجے قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو خاکسار نے کی اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے نظم پڑھی۔ صدر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا آج اس ذات اقدس کی سیرت کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے جس کا وجود ہر لحاظ سے موجب برکت ہے آپ ہی وہ انسان کامل تھے جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں شاندار نمونہ پیش کیا۔ اس کے بعد اس مبارک جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ و اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بعض چیدہ چیدہ واقعات بتائے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر فاضل مبلغ انچارج مغربی بنگال نے کی موضوع تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے" موصوف نے اس کی تائید میں بہت سے واقعات بتائے اور اس سلسلہ میں حضور کی تحریرات میں سے بعض اقتباسات بھی موقعہ اور محل کے مطابق سنائے۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالفین سے سلوک، عورتوں پر حضورؐ کے احسانات اور حضور کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ فاضل مقرر نے وفات مسیح اور ختم نبوت و صداقت احمدیت کے موضوع پر بھی مختصر مگر جامع رنگ میں روشنی ڈالی جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی کافی تعداد میں تھے۔

شکریہ

آخر میں مکرم سید ناصر احمد صاحب نے جملہ مبلغین کرام و احباب جماعت خصوصاً خدام و غیر از جماعت دوستوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ جلسہ میں شریک ہوئے اور بعد از دعا یہ جلسہ پر ۱۲ بجے رات ختم ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوران قیام مبلغین کے وفد کی رہائش وغیرہ کا انتظام مکرم سید ناصر احمد صاحب کے مکان پر تھا موصوف اور ان کے اہل و عیال نے وفد کے قیام و طعام کا اچھے رنگ میں انتظام کیا اسی طرح ان کے ہمسایہ میں ایک سکھ دوست سردار مہندر سنگھ صاحب نے بھی جملہ مبلغین کی مہمان نوازی کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

موسی بنی مائینز

مبلغین کا وفد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اترپردیش کی قیادت میں جمشید پور سے موسی بنی مائنز پہنچا یہاں خدا کے فضل سے مورخہ ۸ اپریل کو جلسہ سیرت النبی صلعم اور ۹ اپریل کو جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب وسیع پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق ملی ہر دو جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پورے شہر میں لاؤڈ اسپیکر و چھوٹے چھوٹے اشتہارات کے ذریعہ اس جلسہ کی منادی کرا دی گئی تھی مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج یوپی کی صدارت میں خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ وقت مقررہ پر جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمود خان صاحب و مکرم مقصود خان صاحب نے اردو اڑیہ نظمیں علی الترتیب سنائیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور نے اس جلسہ کی غرض و غایت مختصر الفاظ میں بتائی۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار نے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی و مہمان نوازی عفو و درگذر وغیرہ اخلاق پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم روشن احمد صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

دوسری تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب آف بھونیشور نے سیرت طیبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اڑیہ زبان میں کی جو ایک جوشیلے اور مخلص نوجوان ہیں۔ اڑیسہ سے اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی موصوف کی تقریر کو سامعین نے دلچسپی سے سنا۔ بعدہ مکرم لطیف الرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی اور ان کی نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے بعنوان "حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ" مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضور علیہ السلام کی تحریرات سے بعض اقتباسات اس ضمن میں پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالفین سے سلوک، عورتوں پر حضورؐ کے احسانات اور حضورؐ کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ بعدہ مکرم منظور حسن صاحب نے جملہ سامعین و مبلغین کرام کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ بالآخر ساڑھے دس بجے کے قریب یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

مورخہ ۹ اپریل بروز اتوار جلسہ پیشوایان مذاہب زیر صدارت مکرم ایس۔ کے شرما مائین آفیسر موسی بنی مائینز منعقد ہوا۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کی اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے ترنم سے نظم پڑھی موصوف کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کی غرض و غایت پر مختصر مگر جامع طریق پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم شیخ شریف احمد صاحب نے اردو میں نظم پڑھی اس اجلاس کی پہلی تقریر شری موتی لعل پرشاد کی شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح و تعلیم پر ہوئی۔ ان کے بعد دوسری تقریر شری رامچندر جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر شری ایس این لعل کی ہوئی آپ نے شری رامچندر جی کی زندگی کے ابتدائی حالات اور ان کی زندگی کے دوسرے واقعات بیان کئے

تیسری تقریر خاکسار نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم پر کی خاکسار نے جامع رنگ میں آپ کی سیرت و تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم میں ہے۔ ازاں بعد مکرم روشن احمد خان صاحب نے اردو میں نظم سنائی۔ چوتھی تقریر مکرم سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ کی حضرت گورو نانک ؒ کی سیرت پر ہوئی موصوف نے گورو گرنتھ کے بعض شبد پڑھ کر حضرت گرو نانک کی سیرت و تعلیمات پر روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم تنویر احمد صاحب نے اڑیہ زبان میں مذہب کی ضرورت پر تقریر کی بعدہٗ مکرم روشن احمد خان صاحب نے اڑیہ زبان میں نظم سنائی۔ پانچویں تقریر مکرم آئی یعقوب صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و تعلیمات پر کی ان کے بعد ایک عیسائی دوست نے نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے تمام "مذاہب کے درمیان اصولی اشتراک" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے مذاہب عالم اور مبدأ نبی عملی میں اس کے تاثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے مذہب کی ضرورت اور فوائد اور تمام مذاہب کی اصولی تعلیمات و پیشوایان مذاہب کی تعظیم اور احمدیت و اسلام و صداقت احمدیت کا مختصر مگر جامع رنگ میں ذکر کیا۔

بعدہ مکرم سردار بلکار سنگھ صاحب نے اسلام اور سکھ دھرم کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا آخر میں صدر جلسہ نے جماعت موسی بنی مائینز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ ہر سال اس طرح کے جلسے یہاں کرتی ہے جس سے آپس میں پیار و محبت اور قومی یکجہتی کو تقویت حاصل ہوتی ہے نیز بتایا کہ پہلا موقعہ ہے کہ میں اس اجتماع میں آیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی نے جو کچھ پیش کیا وہ پہلے ہی سے قرآن مجید میں تھا۔ صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کو جو وہ مختلف مذاہب کے درمیان امن و اتحاد قائم کرنے کیلئے کر رہی ہے تعریف کی بعدہٗ مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تمام معززین شہر و مبلغین کرام کا شکریہ ادا کیا تھا کہ بعد جلسہ برخاست ہوا

شکریہ احباب: جماعت احمدیہ موسی بنی مائینز کے جملہ احباب و خدام نے جلسے کے انتظامات کے سلسلہ میں جو کام کیا اور حسین رنگ میں جملہ امور و فرائض کو سرانجام دیا وہ قابل تعریف ہے احباب جماعت نے باہر سے آنے والوں کی مہمان نوازی بھی احسن رنگ میں ادا کی ہم ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

تبلیغی جلسہ عام ــــ بمقام ظہیر آباد (آندھرا)

از مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی حیدرآباد

بضمن مساعی انعقاد جلسہ بمقام ضلع عادل آباد محترم مبلغ صاحب کا اسی دن عادل آباد تشریف لے جانا بھی ضروری تھا اس لئے اس جلسہ میں موصوف کی شرکت ممکن نہ رہی لہٰذا محترم موصوف نے خاکسار کو اس جلسہ کی روئداد تحریر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

یوں تو ابتداء میں ۵ر اپریل کی تاریخ اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی تھی اور پوسٹر طبع بھی کروا لئے گئے تھے لیکن حیدرآباد کے غیر متوقع حالات کی بناء پر ۳ر اپریل سے ۶ر اپریل تک کرفیو نافذ رہنے کے باعث اس تاریخ میں تبدیلی کر کے ۸ر اپریل کو یہ جلسہ منعقد کرنا طے پایا اور پوسٹروں میں بھی ترمیم کر دی گئی جماعت احمدیہ حیدرآباد کے پچاس سے زائد اور سکندرآباد کے ۷ احباب پر مشتمل ایک قافلہ ٹورسٹ بس کے ذریعہ ظہیر آباد پہنچا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد مبلغ سلسلہ محترم مولوی احمد صاحب امینی، محترم مولوی بشیر احمد فاضل دہلوی اور محترم بشیر احمد صاحب ایک کار میں سے کر اس بس کی روانگی کے بعد بذریعہ جوبلی ہال سے روانہ ہوئے اور سوا پانچ بجے ظہیر آباد پہنچ گئے اس دن ظہیر آباد میں بارش ہونے کے علاوہ مطلع ابر آلود تھا مزید بارش کے آثار تھے اس لئے بس میں چلتے ہوئے عاجز نے تحریک کی کہ احباب دعا کرتے رہیں کہ اب مزید بارش نہ ہو اور جلسہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہو جائے الحمد للہ کہ اس گرمی کے موسم میں دن کے وقت بارش ہو جانے کے باعث گرمی میں کمی ہوئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ اور ہمارے ظہیر آباد پہنچنے کے بعد بوندا باندی بھی تھم گئی انعقاد جلسہ کے لئے بمبئی شاہراہ کو ملانے والی ایک سڑک کے ایک پہلو میں پنڈال نصب کیا گیا تھا۔

ظہیر آباد میں گو جماعت مختصر ہے لیکن وہاں کے صدر جماعت مکرم شیخ علی صاحب اور خدام نے کافی معقول انتظامات کئے ہوئے تھے پنڈال کو برقی قمقموں سے اور اسٹیج کو بھی دلکش طریق سے سجایا گیا تھا۔ سڑک کے دونوں جانب جھنڈیاں لگائی گئی تھیں اور ایک کپڑے پر جلی حروف میں جلسہ عام جماعت احمدیہ لکھوا کر سڑک کے اوپر باندھ دیا گیا جو شاہراہ بمبئی سے خوشنما دکھائی دے رہا تھا وہاں کی جماعت نے رات کے کھانے کا بھی انتظام کیا ہوا تھا چنانچہ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد کھانے کا پروگرام رہا اور رات کے ۸½ بجے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں محترم بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت سے جلسہ کی کارروائی آغاز ہوئی نظم رشید الدین صاحب نے ترنم سے پڑھی چونکہ لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام تھا۔ اس لئے آواز دور دور تک سنائی دے رہی تھی اور اس طرح وہ غیر احمدی احباب جو جلسہ میں آنے سے گریز کر رہے تھے دور ہی سے تقاریر سنتے رہے پہلی تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی سیرۃ النبی کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی آپ نے فرمایا کہ ہمارے آقائے نامدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے۔ آپ نے پیغام احمدیت، اس کے مسلک، نیز زمانہ اس کی ضرورت اور شدید مخالفتوں کے باوجود اس کی نمایاں کامیابی اور درخشاں مستقبل کو واضح فرمایا اور اس الزام کی تردید میں کہ احمدی حج نہیں کرتے بتایا کہ اس اسٹیج پر بفضلہ تعالیٰ چار احمدی احباب ایسے بیٹھے ہیں جنہوں نے حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید کی تلنگی زبان میں تقریر ہوئی اور انہوں نے اسی زبان میں ایک نظم بھی سنائی۔

اس کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب قائد خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا سلام بدرگاہ خیر الانام ترنم سے سنایا اور آخری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے کے موضوع پر فرمائی اور صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطبہ اور مکرم شیخ علی صاحب کے شکریہ کے بعد دعا کروا کر تقریباً ۱۱½ بجے اس جلسہ کے برخاست کا اعلان فرمایا۔

بعد اختتام جلسہ بہت سارا لٹریچر جو حیدرآباد سے ساتھ لے جایا گیا تھا۔ حاضرین جلسہ میں تقسیم کیا گیا۔ اور تقریباً ۱۲ بجے شب وہاں سے واپس روانہ ہو کر یہ قافلہ ۹ر اپریل کی صبح سوا دو بجے حیدرآباد پہنچا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے ایسے اچھے نتائج پیدا کرے کہ وہاں کے احباب کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہو۔

آمین

٭

جھرت پور (بنگال) میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ بارہ اپریل ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب زیر صدارت سری شورام چکت پنڈیا جلسہ شروع ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم احمد توفیق صاحب چودھری تھے تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے کی اور نظم خاکسار نے پڑھی جلسہ کی غرض و غایت بنگالی زبان میں خاکسار نے بیان کی۔ پہلی تقریر مکرم محبوب الحق صاحب صدر جماعت احمدیہ تاگرام نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات پر کی۔ دوسری تقریر اے پدشاہ نے سری کرشن جی کی سوانح حیات اور تعلیم پر کی آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے اس پروگرام کی بہت تعریف بھی کی اور شکریہ بھی ادا کیا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کانتہ نے سیرت اور تعلیم پر کی اور چوتھی تقریر مکرم مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور بین الاقوامی تعلقات پر کی۔ پانچویں تقریر مکرم چودھری احمد توفیق صاحب نے مختلف مذاہب اور کتب کی روشنی میں بیان فرمائی اور اسلام و احمدیت کی صداقت کو پیش کیا چھٹی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ نے موجودہ اقوام عالم کے موضوع پر کی جس کا بنگالی ترجمہ مکرم مولوی مشرق علی صاحب نے پیش کیا۔ ساتویں تقریر سری رابیش چندر چٹرجی نے کی اور اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے اس پروگرام کی بہت تعریف کی سامعین کی خواہش کے مطابق چودھری احمد توفیق صاحب نے دوسری تقریر کی موصوف نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کے اصولوں کے بغیر دنیا میں حقیقی امن و شانتی قائم نہیں ہو سکتی آخر میں صدر محترم نے جماعت کے شکریہ کے ساتھ اپنے مذہب کی کچھ خوبیاں بیان کیں اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کی خواہش ظاہر کی آخر میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا اس جلسہ کیلئے ایک ہندو دوست مکرم ہریندر سنگھ رائے نے اپنی وسیع جگہ دی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اس طرح ہمارا یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا جس کا اظہار سامعین نے بھی کیا۔ ہندو مسلم تین صد کے قریب جلسہ میں شریک ہوئے بعد جلسہ بھی تبادلۂ خیالات جاری رہا احباب جماعت نے ہر طرح سے تعاون دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے

خاکسار: عبد المطلب مبلغ مرشد آباد

بارہ بنکی میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۲۶ر مارچ کو بعد نماز عشاء سنتیہ نام دو یا پیٹھ اسکول میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کی صدارت میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا اس جلسہ کے انتظامات میں بعض غیر مسلم و غیر احمدی بھائیوں نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام تھا۔ اور اس جلسہ کی کافی منادی کر دی گئی تھی۔ چنانچہ کافی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید ایک غیر احمدی دوست مکرم حافظ محمد عقیل صاحب نے فرمائی بعدہٗ خاکسار داؤد احمد نے نظم سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے سیرت پیشوایان مذاہب کے موضوع پر بڑے اچھے انداز میں تقریر فرمائی۔ اس جلسہ کا بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر رہا۔ ہمارے احمدی بھائی مکرم مرزا صبیح الدین احمد صاحب کے ذریعہ کئی غیر مسلم اور غیر احمدی احباب زیر تبلیغ ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین:

خاکسار: سیٹھ داؤد احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ

درخواست دعا

میرے بھتیجے مکرم چوہدری نور محمد صاحب فاضل لاہور سے تمام احباب کرام کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں نیز وہ دماغی پریشانی کی وجہ سے بہت فکرمند ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد سلیمان درویش دہلوی

٭

عادل آباد میں سکھ حضرات سے دلچسپ تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد

مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۸ء کو عادل آباد کے سکھ حضرات کی خواہش پر ان کے پردھان سردار کشمیرا سنگھ صاحب کی کوٹھی پر خاکسار کی تقریر تھی۔ چنانچہ محترم رشید احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ عادل آباد کے دو صاحبزادے اور بعض افراد جماعت میرے ہمراہ مقام مقررہ پر پہنچے۔ چنانچہ سنگھ سبھا عادل آباد نے خواہش کی کہ ہمارے ایک مہاتما نانديڑ سے تشریف لائے ہیں۔ اُن سے تبادلہ خیالات کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے اُن سے ملاقات کرنے کی خواہش کی۔ بعد ملاقات مہاتما صاحب نے سوال کیا کہ آپ کا پیغام کیا ہے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ حضرت بابا نانک دیوجی مہاراج اور حضرت گورد گوبند سنگھ جی مہاراج کی بعض پیشگوئیاں گرنتھ صاحب میں موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں مصلح نے آنا تھا۔ اور اُن پیشگوئیوں میں واضح رنگ میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ آنے والا مغل ہوگا۔ چنانچہ ہم جو پیغام آپ کی خدمت میں لے کر آئے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی روشنی میں ضروری ہے کہ اُس پر ایمان لائیں۔

مہاتما جی نے فرمایا کہ دسویں گرو کے بعد تو کوئی گورو آ نہیں سکتا۔ آپ کہتے ہیں کہ پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں؟

خاکسار نے جواب دیا کہ گرو کیوں نہیں آسکتا۔ گرنتھ صاحب میں تو واضح رنگ میں ذکر ہے کہ

جب جب ہوت ارشٹ اُپارا
تب تب دے دھرت اوتارا

اور اس زمانہ میں جو پاپوں کی وجہ سے اندھکار مچا ہوا ہے۔ یہ اندھکار گورو کے بغیر ختم نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ آتا ہے کہ جے سو چندرہ اُگو ہے سورج چڑھے ہزار ایتے چانن ہو دیا گورو بن گھور اندھار

نیز گوربانی میں مذکور ہے کہ

جگ جگ بھگت اوپایا
پیج رکھور آیا رام راج

چنانچہ مہاتما جی نے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ کون سی پیشگوئیاں ہیں؟ میں نے عرض کی کہ کیا آپ مانتے ہیں کہ گورو آسکتا ہے۔ ورنہ اور دلائل دوں۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کے متعلق پیشگوئیاں بتائیں۔

خاکسار نے عرض کی کہ

گرو گرنتھ صاحب تلنگ محلہ ا صفحہ ۷۲۳ میں ذکر ہے کہ حضرت بابا نانک جی نے فرمایا کہ

آون اٹھتر ے جان ستانویں ہور بھی اُٹھیں مرد کا چیلا
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سنائیں سچ کی بیلا

اور اس پیشگوئی کے شروع میں حضرت باباجی فرماتے ہیں کہ یہ پیشگوئی میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کے مطابق اس کے پیچھے چلتے جانا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ

جیسی میں آوے کھسم کی بانی تیڑا کری گیان وے لالو

جب اس پیشگوئی پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت بابا نانک نے اس میں دو انقلابوں کا ذکر فرمایا ہے۔

ایک انقلاب تو وہ ہے جس کا تعلق "آون اٹھتر ے جان ستانویں" کے ساتھ ہے یعنی مغلوں کی حکومت ۱۵۷۸ء میں بابر کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ اور ۱۷۹۷ء کو اُن کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس بھوشیہ بانی کے پورا ہونے پر تمام سکھ ودوان متفق ہیں۔

لیکن "ہور بھی اُٹھیں مرد کا چیلا" قابل غور ہے۔ یعنی دوسرے انقلاب کا موجب مرد کا چیلا ہوگا۔ پھر اس مرد کے چیلا والی پیشگوئی کو مغلوں کے راج کے آغاز اور اختتام والی آکاش بانی کے ساتھ کرنا خالی از مصلحت نہیں ہوسکتا۔ دراصل اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ اگرچہ مغلوں کی بادشاہت ختم ہو جائے گی لیکن ایک اور روحانی مصلح پیدا ہوگا۔ جو مغل ہی ہوگا اور حضرت بابا نانک فرماتے ہیں کہ یہ ہو کر رہے گا یہ پیشگوئی ٹل نہیں سکتی۔ اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام جہاں مغل ہیں وہاں اس زمانے کے روحانی مصلح بھی ہیں۔ لہٰذا ہماری طرف سے یہ پیغام آپ کی خدمت میں ہے اس زمانے کا روحانی مصلح قادیان کی بستی میں آچکا ہے۔ نیز ہماری اس تشریح کو آپ رد نہیں کرسکتے۔ کیونکہ حضرت گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے آنے والے مصلح کو مغل ہی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ دسم گرنتھ میں فرماتے ہیں۔

"تب کالی دیو ر ساتے
اک اور تیرکھ بنائے
رہیا سا مہاری میر
رسونت ہاتھ حمیر"

(راتماسری بچتر ناٹک گرنتھ بچتر بیوان اوتار برنن سماپت دسم گرنتھ صفحہ ۱۵۹)

یعنی ایک بندے کو خدا تعالیٰ بنائے گا جو مہدی میر ہوگا یعنی لوگوں کو ہدایت دینے والا ہوگا اور وہ مغل ہوگا۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب میں بابر کو بھی میر کہا گیا ہے۔ اور اس زمانے کے مہدی ہونے کا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا اور آپ مغل ہیں۔ کیا آپ کوئی ایسا انسان پیش کرسکتے ہیں۔ جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہو اور وہ مغل بھی ہو۔ مہاتما جی خاکسار کی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے کہ شاباش میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو آپ نے وضاحت سے پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ آپ نے اچھے رنگ میں اُن کی تشریح کی ہے ویسے ہم اپنے بڑے مہاتما سے اس بارے میں بات کریں گے۔ بعدہٗ مشروبات سے تواضع کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

○ — مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب پسر مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب درویش مرحوم مقیم کوپن ہیگن (ڈنمارک) اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے مورخہ ۱۸/۴/۷۸ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۳/۴/۷۸ کو اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کی غرض سے پاکستان تشریف لے گئے۔

○ — مکرم ناصر احمد صاحب چوہدری آف لندن (جو مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش کے ہمزلف کے برادر ہیں) مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے مورخہ ۱۷/۴/۷۸ کو تشریف لائے اور مورخہ ۲۰/۴/۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ — مکرم ملک داؤد احمد صاحب پسر مکرم ملک محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم پٹنہ مقیم امریکہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۱۹/۴/۷۸ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۱/۴/۷۸ کو واپس تشریف لے گئے۔

○ — مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش جو مورخہ ۱۴/۴/۷۸ کو اپنے بیٹے مسرور احمد صاحب مبشر کی شادی کی غرض سے یاری پورہ کشمیر گئے تھے مورخہ ۲۱/۴/۷۸ کو شادی کے بعد قادیان واپس آئے مورخہ ۲۳/۴/۷۸ کو چوہدری محمود احمد صاحب مبشر نے بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی عمارت میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں چار صد کے قریب مرد و زن مدعو تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجبِ رحمت و برکت کرے۔ آمین۔

○ — مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ منیر درویش ریڑھ کی ہڈی اور پنڈلی میں شدید تکلیف کی وجہ سے تاحال صاحبِ فراش ہیں احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا کریں۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرا لڑکا عمر احمد جو امسال یم۔ بی۔ بی۔ یس میں فائنل کا امتحان دے رہا ہے اور ایک لڑکی جو ٹیچر ٹرینڈ ہے B.Ed کا امتحان دے رہی ہے۔ اور ایک لڑکی میٹرک کا امتحان دے رہی ہے ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دونوں لڑکیوں کے لئے مناسب رشتہ کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فاروق احمد شاہ آباد۔

۲۔ میرے لڑکے کا عنقریب میٹرک کا امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت و درویشان کرام سے عزیز کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ۔ امۃ السلام خدیجہ بیگم اہلیہ شیخ نقی محمد صاحب احمدی مجدرک۔

۳۔ مکرم چوہدری بشارت احمد خانصاحب لندن سے احباب کی خدمت میں اسلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ اور بعض مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں نیز بچوں کے دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ سید بشارت احمد قادیان۔

۴۔ خاکسار کے بھائی مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منڈاشی ان دنوں پریشان ہیں اُن کی ملازمت کے تبادلہ کا معاملہ چل رہا ہے اُنہوں نے مقامی علاقہ میں تبادلہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ خاکسار۔ ظہور احمد مجدرواہی۔

۵۔ ہم لوگ مالی پریشانیوں میں ایک عرصہ سے مبتلا ہیں۔ میرے والدین اسی مالی پریشانیوں سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان مالی پریشانیوں کے دور ہونے اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ غلام نعیم الدین گلبرگہ۔

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اوّل

اور صدی کے سر پر ظاہر ہونے والے مجدد دین کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اس لئے جماعت کو اِس عظیم نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں میں اس کی اہمیت اور برکت کو بطور ورثہ منتقل کرتے چلے جانا چاہیئے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ بفضلہ تعالےٰ باوجود مخالفت کے جماعت کا قدم روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ آپ نے آئندہ سال کا لائحہ عمل پیش کیا جس میں خاص طور پر مشن کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر ایک جدید اور بڑے پریس کے قیام کی تجویز پیش کی۔ اشاعتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں آپ نے بتلایا کہ یوربا زبان میں قرآنِ مجید جو گزشتہ سال پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا وہ ایک سال کے اندر ختم ہو چکا ہے اور لوگوں کی طرف سے اس کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بہتر اور عمدہ طور پر شائع کروانے کا آرڈر دیا جا چکا ہے۔

مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد جسٹس بکارے نے خطاب فرمایا آپ نے مسلمانوں کی طرف سے فیڈرل گورنمنٹ سے اِس مطالبہ کی حمایت کی کہ شریعت کورٹ کا نفاذ فیڈرل سطح پر کرنا چاہیئے۔ چونکہ ملک میں یہ مسئلہ کافی گرم تھا اس لئے پریس کی طرف سے اِس حمایت کے اعلان کو بہت اہمیت دی گئی۔ اور اسی روز نیشنل نیوز میں کانفرنس کی خبر اور مکرم جسٹس صاحب کی تقریر کے اقتباسات پیش کئے گئے۔ مکرم جسٹس صاحب نے جماعت کو ان کی متعدد ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر حج پر جانے والے لوگوں کی صحیح رہنمائی کے لئے جماعت کو انگریزی اور دیگر لوکل زبانوں میں لٹریچر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی تاکہ لوگ اِس فریضہ کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ اور ان برائیوں سے بچ سکیں جو ناواقفیت کی وجہ سے کی جاتی ہیں۔ اور اِس طرح اسلام کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

مکرم جسٹس صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کے تینوں دن خالص علمی اور مذہبی تقاریر کا پروگرام تھا۔ اور علمائے سلسلہ نے متعدد اہم اسلامی مضامین پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں جماعت میں نئے شامل ہونیوالے بعض احباب کے قبولِ احمدیت کے متعلق واقعات بھی جو بہت دلچسپی اور جوش کا باعث ہوئے۔ جمہوریہ نائیجیریا سے آنیوالے وفد کے نمائندہ نے وہاں احمدیت کے قیام اور ترقی کا ذکر کیا اور بتلایا کہ بفضلہ تعالےٰ وہاں پر جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔ اِس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے نائیجیریا میں جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر وہاں پر مسجد کی تعمیر کی تجویز پیش کی۔ آپ نے بتلایا کہ جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ ہمسایہ ممالک میں تبلیغی مساعی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ اپیل بہت پُر اثر رہی اور احباب نے فوری طور پر ایک خطیر رقم اپنی طرف سے پیش کر دی۔

دوسرا دن ۔ پہلا اجلاس

مورخہ ۲۵/۱۲ کو پہلا اجلاس مکرم انریبل کمشنر مسٹر اولڈ براٹمو کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم کمشنر صاحب نے اپنی تقریر میں نائیجیریا میں احیاءِ اسلام کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی عظیم خدمات کا ذکر کیا۔ جماعت پر حج کے لئے پابندی لگانے والوں کو متنبہ کیا کہ وہ اِس غیر اسلامی فعل کے مرتکب نہ ہوں۔ اِس اجلاس میں دیگر علمی تقاریر کے علاوہ مکرم شکیل منیر صاحب کی کفنِ مسیح پر تقریر بہت دلچسپی کا باعث ہوئی۔ آپ نے اِس موضوع پر تازہ ترین حقائق کو پیش کیا۔ اور ان اہم نتائج کو جو ابطالِ عیسائیت کے لئے مفید ثابت ہونگے بیان کیا۔

دوسرا اجلاس

اِس روز کا دوسرا اجلاس بعد دوپہر ۳½ بجے DY. F. SALAU. کی صدارت میں منعقد کیا گیا اور شام ۶½ بجے تک جاری رہا۔ اِس اجلاس میں ریپبلک آف Benin اور گھانا سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک کی جماعتی سرگرمیوں کے حالات سُنائے۔ اس کے بعد تین افراد جو جماعت میں نئے شامل ہوئے تھے How I joined Ahmadiyyat کے موضوع پر ایمان افروز واقعات سنائے۔ اِس اجلاس کے آخر میں محترم امیر صاحب نے احمدیہ صد سالہ جوبلی سکیم کی افادیت بیان کی اور وعدہ کنندگان سے ادائیگی کی اپیل کی رات کے وقت Slide shows کا پروگرام تھا جس میں حضور کے دورۂ یورپ۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ اور دیگر بعض ممالک میں جماعت کی سرگرمیوں کو تصویری رنگ میں دکھلایا گیا۔ جس کو احباب نے بہت دلچسپی اور اشتیاق سے دیکھا۔

آخری دن ۔ آخری اِجلاس

آخری اجلاس محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کی صدارت میں صبح ۹½ بجے شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد اشاعت اسلام۔ وقف زندگی اور بعثت مسیح موعودؑ کے عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔

آخر میں مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کا اختتامی خطاب تھا جس کے بعد پُرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ اور احبابِ جماعت نئے ولولے۔ نئی امنگوں اور نئے جوش کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے آئندہ سال پھر زیادہ تعداد میں جمع ہونے کا عزم کر کے رخصت ہوئے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ جہاں وہ جماعت کی مزید کامیابیوں اور احمدیت کے غلبہ کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں وہ اس ملک نائیجیریا اور ہم عاجز بندوں کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے اعزاز میں

لجنہ اماء اللہ چینتہ کنٹہ کا اجلاس

مورخہ ۲ و ۳ اپریل کو جماعت احمدیہ چینتہ کنٹہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان بھی تشریف لائیں۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ چینتہ کنٹہ نے بھی ایک علیحدہ اجلاس ۲ اپریل کو منعقد کیا جس میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا چنانچہ اِس استقبالیہ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو محترمہ امۃ البشریٰ بیگم صاحبہ نے کی نظم محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعثت کی غرض وغایت اور حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ تنظیم لجنہ اماء اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بہنوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے اور دینی علوم خود سیکھنے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں خاکسارہ نے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔

خاکسارہ ۔ لبشریٰ نسرین جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چینتہ کنٹہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آمد کے موقعہ پر

جماعتِ احمدیہ بنگلور میں تربیتی جلسہ

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بنگلور میں تشریف آوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۱۰/۳ کو ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور غلبۂ اسلام کی صدی کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے اُن کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے اور دینی علوم سے بہرہ ور ہونے کی تلقین فرمائی آخر میں خاکسار نے شکریہ ادا کیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار ۔ مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ و تربیت بنگلور۔

ولادت

۱۔ خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکی کے بعد ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ خاکسار ۔ عبد الحفیظ قریشی بسمت نگر۔

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم کے رفیق احمد شیلر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "آفتاب احمد" تجویز فرمایا ہے۔ اِس خوشی میں مکرم رفیق احمد صاحب نے ۱۲ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ خاکسار ۔ کے شفیق احمد معلّم اڈکویہ

۳۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک لڑکے کے بعد ایک لڑکی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ ۔ خاکسار ۔ سید رشید احمد سونگڑوی

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ ان تمام نومولودگان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے * لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین۔

تین کتابچے!

خاکسار نے تین کتابچے تالیف کئے ہیں جنہیں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد نے شائع کیا ہے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ درج ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کتابچوں کی تفصیل اور خصوصیت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) — "جماعت احمدیہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ اور مودودی پارٹی کے بعض وساوس کا ازالہ"۔ یہ کتابچہ عادل آباد کی مودودی پارٹی کی جانب سے لکھے گئے ٹریکٹ "قادیانیت کا تعارف و جائزہ" کا جواب ہے۔ جس میں اُن کے شکوک کا ازالہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی دو باب علیحدہ باندھے گئے ہیں جن کا عنوان ہے۔ "مولوی مودودی صاحب۔ دوسروں کی آراء کے آئینے میں" اور "مولوی مودودی صاحب اپنی تحریرات کے آئینہ میں"

(۲) — "سکھ دھرم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق پیشگوئیاں"۔ اس کتابچے میں اُن تمام پیشگوئیوں کو جمع کر دیا گیا ہے جو کہ گرو گرنتھ صاحب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہیں۔

(۳) — "عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم سے احمدیہ مسلم مشن حیدر آباد و سکندر آباد کے چار سوالات"۔ یہ ٹریکٹ انگلش میں ہے جس میں تردید تثلیث اور حضرت علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کے بارے میں بائیبل کے حوالہ جات پیش کر کے ڈاکٹر صاحب مذکور سے سوالات کئے گئے جس کا جواب وہ نہیں دے سکے۔

خاکسار:- حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن
احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج۔ حیدر آباد۔ ۱۲
(آندھرا پردیش) پن 500012

درخواست ہائے دُعا

(۱) — خاکسار کا سالانہ امتحان ۱۸ اپریل سے شروع ہوا ہے۔ دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرماوے۔ آمین

خاکسار: عبد المتین احمدی سیکرٹری اطفال الاحمدیہ سونگڑہ۔

(۲) — مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم محمود علی صاحب سعید آباد کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور بزرگانِ سلسلہ کی دُعاؤں سے نئی ملازمت مل گئی ہے الحمد للہ۔ مکرم بشیر احمد صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں رقم جمع کراتے ہوئے مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ اعانتِ بدر -/۲۵ روپے شکرانہ فنڈ -/۲۵ روپے درویش فنڈ -/۵۰ روپے۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ انچارج حیدر آباد۔ (آندھرا پردیش)

(۳) — مکرم گلزار خاں صاحب آف موسیٰ بنی مائینز نے اپنی اہلیہ اور فرزند عزیزم لقمان حکیم ہر دو کی بیماری سے شفایابی پر بطور شکرانہ ہر دو کی طرف علی الترتیب مبلغ -/۲۰ روپے اور مبلغ -/۱۰ روپے یعنی کل تیس روپے درویش فنڈ کی مد میں ادا کرتے ہوئے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال

(۴) عزیزہ آسیہ بیگم صاحبہ تنہا (چھوٹی نواسی مرحوم ہریکر صاحب) مبلغ پانچ روپیہ اعانتِ بدر میں ادا کر کے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں اپنے روشن اور بابرکت مستقبل کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۵) عزیزہ بشریٰ سلطانہ منڈاسگر، بی۔ اے سال دوم کا امتحان ماہ مئی میں دینے والی ہیں بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی اور اپنے بابرکت و روشن مستقبل کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر دو بچیوں پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ آمین

خاکسار: حضرت صاحب منڈاسگر۔ صدر جماعت احمدیہ ہبلی۔

(۶) — خاکسار کے سگے بھائی مکرم ابرار احمد صاحب مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ انہیں آج کل وہاں کچھ مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و جملہ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کا ازالہ فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین　خاکسار: محمد بشیر الدین نگی کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان۔

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ (۱)

خدا کے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر کے اختیار کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا انسان کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ وہ اپنے زورِ بازو سے کبھی مقبول اعمال بجا نہیں لا سکتا۔ مقبول اعمال بجا لانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ رحمت کے معنے ایسی عطایا کے ہیں جن کے مقابلہ میں کوئی انسانی عمل موجود نہ ہو۔ اس رحمت کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان شیطان کے ان وساوس سے بچے جو وہ دو طریق سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ (۱) وہ ایسے اعمال کی طرف انسان کو لے جاتا ہے جو فطرت کے ہی خلاف ہوتے ہیں۔ (۲) وہ ایسے اعمال کی تحریک کرتا ہے جو گو فطرت کے مطابق ہوتے ہیں لیکن خُدا کے مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ ان دونوں شیطانی حملوں سے بچے اور ہمیشہ یہ سمجھے کہ میں محض اپنی کوشش اور زورِ بازو سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ بڑا ہی بدبخت ہے وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زورِ بازو سے مقبول اعمال بجا لا سکتا ہوں اور بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو پوری کوشش کرنے کے باوجود یہ سمجھتا ہے کہ تزکیۂ نفس خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ایسا شخص سب کچھ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کے باوجود عاجزی کے ساتھ یہی کہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے مقبول اعمال کی توفیق دیتا ہے۔ وہ زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس دُنیا میں بھی جو اسباب کی دُنیا ہے جو دکھوں، تکلیفوں اور ابتلاؤں کی دُنیا ہے، اسے ایک جنت دی جاتی ہے۔ پھر اس کے دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ جو کچھ مجھے ملا ہے کاش! وہ دوسروں کو بھی ملے۔ تب وہ دُعائیں کرتے ہوئے پوری کوشش کرتا ہے کہ دُنیا کے قلوب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا دے۔ تاکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت کو حاصل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۷۸ء)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ہے
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹوونگس

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا - !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا ۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں ۔ اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اطفال و ناصرات الاحمدیہ کیلئے
چندہ وقفِ جدید کی نئی شرح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلسِ مشاورت کی سفارشات کے ضمن میں چندہ اطفال وقفِ جدید کے بارے مندرجہ ذیل سفارش کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے :-

" بچوں کے لئے وقفِ جدید کے چندہ کی شرح چھ روپے سالانہ کے بجائے بارہ روپے سالانہ کر دی گئی ہے ۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات میں وقفِ جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے ۔ اب ہر جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے اپنے حلقہ میں ہر بچے سے اس کا وعدہ لیں ۔ اور اُن کی فہرستیں بنا کر جلد از جلد دفتر وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال فرمائیں ۔ یہ کام اس قدر اہم ہے اور اس قدر نتیجہ خیز ہے کہ ابھی اس کی پوری اہمیت کو سمجھا نہیں گیا ۔ آج کے بچے کل کے جماعتی ذمہ دار بنیں گے ۔ اُن کی اس بارے تربیت ان میں سلسلہ سے محبت، ان کی ضروریات کا احساس اور ان کی اہمیت ہمیشہ کے لئے اُن کے دلوں میں راسخ کر دے گی ۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ (پ ۱۰ - ع ۱۱)

(ترجمہ) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اُس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو ۔ جس دن کہ اس (سونے چاندی کو جمع کرنے کے باعث) جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا ۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور اُن کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی ۔ کہ یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا ۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزہ چکھو ۔

اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو ادائیگی کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

دو وزراء کی قیامِ امن کی مساعی

جناب سردار جیون سنگھ صاحب عمرانگل وزیر مال پنجاب اور جناب ست پال صاحب متل وزیرِ محنت پنجاب ۲۱ر اپریل کو قادیان تشریف لائے ۔ جناب سردار مہندر سنگھ صاحب سروپ والی ایم ۔ ایل ۔ اے حلقہ و حکامِ ضلع بھی ہمراہ تھے ۔ میونسپل کمیٹی ہال میں قادیان اور علاقہ کے معززین کے اجتماع میں ہر دو وزراء اور جناب سروپ والیا صاحب نے امرتسر کے ۱۳ر اپریل کے وقوعہ کے حالات کے ذکر میں بتایا کہ عوام کو پُرامن رہنا چاہیئے ۔ اور کسی طرح بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر بد امنی پیدا نہیں کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ اس طرح نہ صرف پنجاب کو بلکہ ہندوستان کو شدید نقصان پہنچے گا ۔ حکومتِ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر تحقیقات کی تکمیل کروا کر قصور وار افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے گی ۔

ہر مذہب والے کو اپنے عقیدہ پر قائم رہنے اور اپنے اُس مشن کو پُر امن طریقہ سے پرچار کرنے کا حق ہے ۔ مگر اُس کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مذہب کے متعلق نکتہ چینی کرے اور اُس کی دِل آزاری کا باعث بنے ۔ ایسے لوگوں کے خلاف قانون خود حرکت میں آئے گا ۔

اس موقعہ پر مکرم مولوی برکت علی صاحب نائب ناظر امورِ عامہ نے بمعیت مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی ہر دو وزراء کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا ۔ (نامہ نگار)

احمدیہ مسلم کانفرنس بھاگلپور (بہار)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال صُوبائی کانفرنس بھاگلپور میں ہونا قرار پائی ہے — !

انشاء اللہ تعالیٰ کانفرنس ۱۰ ر ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوگی ۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام و احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اس کانفرنس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احبابِ جماعت کے لئے بہت زیادہ بابرکت بنائے ۔ اور سعید رُوحوں پر حقیقت آشکار ہو جائے ۔ آمین

کانفرنس کے متعلق خط و کتابت درج ذیل پتہ پر فرمادیں !

خاکسار :- عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

AHMADIYYA MUSLIM MISSION

TATAR PUR ROAD,

BHAGALPUR -2 PIN. 812002 (BIHAR)

درخواستِ دُعا

مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب آف موسٰی بنی مائینز جو کہ اس جماعت کے پُرانے احمدی ہیں تقریباً تین ماہ سے سائیکل ایکسیڈنٹ میں ران کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہسپتال میں صاحبِ فراش ہیں ۔

موصوف جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں ۔ آج کل ریٹائر زندگی گزار رہے تھے ۔ کہ اچانک یہ حادثہ پیش آگیا ۔

موصوف نے مبلغ ۔/۱۴ روپے درویش فنڈ میں اور مبلغ ۔/۶ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے بذریعہ اخبار بدر تمام بزرگانِ جماعت اور درویشانِ کرام سے اپنے لئے خصوصی دُعا کی درخواست کی ہے (خاکسار : جلال الدین نیّر انسپکٹر بیت المال)

خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں